نقد و نظر

نام کتاب :- قرآنی دعوتِ انقلاب ۔
نام مصنّف :- مولانا محمد علی قصوری ایم ۔اے کینٹب ۔
ناشر :- بصیرت اکیڈمی، کراچی ۔
ملنے کا پتہ :- مکتبہ ضیاء السنّہ، رحمت آباد، فیصل آباد ۔
صفحات : ۳۲۰ قیمت ۷۵ روپے

مولانا محمد علی قصوری (ایم ،اے کینٹب) کا شمار برصغیر پاک و ہند کے ممتاز و نامور اصحابِ علم میں ہوتا ہے ۔ وہ مولانا عبدالقادر قصوری کے صاحب زادۂ گرامی قدر تھے ،جنھوں نے آزادیٔ برصغیر کے لیے بے حد کوششیں کیں ۔

مولانا محمد علی قصوری نے جہاں سیاسیات کے مختلف میدانوں میں تگ و تاز کی ، وہاں تصنیف و تالیف کی کٹھن وادیوں میں بھی قدم زن ہوئے ۔ ان کی تصانیف میں "مشاہداتِ کابل و یاغستان" وہ کتاب ہے ، جس میں اُنھوں نے اپنی سیاسی سرگرمیوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے ۔ اور زیرِ نظر کتاب "قرآنی دعوتِ انقلاب" میں یہ بتایا ہے کہ قرآن کی دعوت کس درجے مؤثر اور انسانی ذہن و فکر کے لیے کس قدر توانائی بخشنے والی ہے ۔

مولانا محمد علی قصوری جنوری ۱۹۵۶ء میں فوت ہوئے تھے اور یہ کتاب اُنھوں نے وفات سے کئی سال پہلے مکمل کی تھی ۔ اب ان کی صاحب زادی بیگم زاہدہ محمد عمر کے اہتمام میں بصیرت اکیڈمی کراچی کی طرف سے شائع کی گئی ہے ۔ اس میں مولانا مرحوم کا تعارف قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوری نے بڑے اچھے انداز میں کرایا ہے ۔

مولانا مرحوم خلوص و للہیّت کا پیکر اور ایثار و قربانی کا مجسمہ تھے ۔ وہ کیمبرج یونیورسٹی سے

تعلیم حاصل کر کے ۱۹۱۴ء میں واپس وطن آئے تھے۔ وہ پہلی عالمی جنگِ عظیم کا زمانہ تھا اور ہندوستان پر انگریز کی گرفت بڑی مضبوط تھی۔ ان دنوں ہندوستان کے چند معروف افراد نے ملک سے باہر جو آزاد حکومت قائم کی تھی، مولانا اس کے وزیرِ خارجہ تھے۔ اس سلسلے کی تفصیلات ان کی کتاب "مشاہداتِ کابل و یاغستان" میں مرقوم ہیں اور نہایت دلچسپ ہیں۔

مولانا قصوری کی یہ تصنیف جو "قرآنی دعوتِ انقلاب" کے نام سے موسوم ہے، اپنے موضوع کی نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس کے آغاز میں فاضل مصنف نے سورہ "عصر" کے بارے میں چند باتیں بیان کی ہیں، جو اپنے اندر بڑی جامعیت رکھتی ہیں، اس میں پہلے اقسامِ قرآن کا ذکر ہے، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اس سورۃ میں قرآن نے جو "خُسر" کا لفظ استعمال فرمایا ہے اس کا کیا مطلب ہے اور اس کی کیا حدود ہیں؟ پھر بتایا گیا ہے کہ "خسران" اور ناکامی سے محفوظ رہنے کا کیا طریقہ ہے؟ فلاسفر نے اس سے حفاظت کا کیا طریقہ بیان کیا ہے اور قرآن کے نزدیک اس کا کیا علاج ہے؟

پھر ایمان کی تشریح، دنیا کے مصائب کا علاج، عملِ صالح کی حقیقت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا قرآنی اسلوب، جہاد فی سبیل اللہ کا انداز اور اس کے مقاصد، تواصی بالصبر کی حقیقت وغیرہ امور کا تذکرہ سورہ عصر کی روشنی میں کیا گیا ہے۔

اس کے بعد سورہ الھمزہ، سورہ الفیل، سورہ القریش، سورہ الماعون، سورہ الکوثر کے مطالب بیان کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں بہت سے قدیم و جدید اصحابِ علم اور اربابِ تفسیر کے حوالے دیے گئے ہیں۔

مولانا محمد علی قصوری کا قرآن مجید پر بہت استحضار تھا اور وہ عام گفتگو اور تقریر میں قرآن کی آیات بڑی روانی سے پڑھتے تھے، تحریر میں بھی ان کا یہی انداز تھا جو اس کتاب میں بھی انھوں نے قائم رکھا ہے۔

وہ عربی، انگریزی، اردو، فارسی، پنجابی اور پشتو میں نہایت روانی سے بات کرتے تھے اور علم کے ساتھ اللہ نے ان کو عمل کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ وہ بڑے حکیمانہ اور ناصحانہ اسلوب میں اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے تھے۔ ان کا یہ اسلوبِ کلام اس کتاب میں موجود ہے۔